امام بیہقی

۳۸۴ھ تا ۴۵۸ھ

عبدالرشید عراقی

امام بیہقی کا نام احمد بن حسین تھا۔ اور کنیت ابوبکر، ۳۸۴ھ میں قریہ بیہق من مضافات نیشاپور میں پیدا ہوئے (تاریخ ابن خلکان ج ا ص ۳۵) امام بیہقی کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ حافظ ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) اور حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) نے آپ کے اساتذہ کی فہرست اپنی اپنی کتابوں میں درج کی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۲۸ و طبقات الشافیہ ج ۳ ص ۲) امام ابو عبداللہ حاکم صاحب المستدرک (م ۴۰۵ھ) بھی آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ علامہ سمعانی (م ۵۶۲ھ) لکھتے ہیں کہ

"میری امام بیہقی کے دس تلامذہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے ان کے واسطہ سے حدیثیں بیان کیں۔" (کتاب الانساب ورق ۱۰۱)

امام بیہقی تحصیل علم کے سلسلہ میں پہلے نیشاپور گئے اور نیشاپور ان دنوں علوم و فنون کا مرکز تھا۔ حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ

قدکانت نیسابور من اجل البلاد و اعظمها لم یکن بعد بغداد مثلها (طبقات الشافیہ ج۱ ص۱۷۲)

"نیشاپور اس قدر بڑے اور عظیم الشان شہروں میں سے تھا کہ بغداد کے

بعد اس کی نظیر نہ تھی۔"

امام بیہقی نے پہلے علمائے نیشاپور سے استفادہ کیا اس کے بعد بغداد، مکہ، اور کوفہ کا سفر کیا اور ہر جگہ کے محدثین کرام اور علمائے فن سے اکتساب فیض کیا۔ (تذکرۃ الحافظ ج۳ ص۳۲۹)

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی کے حفظ و ضبط، عدالت، ثقاہت، پر ائمہ فن اور محدثین کرام کا اتفاق ہے۔ علامہ عبدالحی بن العماد الحنبلی (م۱۰۸۹ھ) لکھتے ہیں کہ

"امام بیہقی اپنے زمانہ میں حافظہ میں یکتا اور اپنے تمام معاصرین میں ضبط و اتقان کے اعتبار سے یگانہ تھے۔ اور ارباب سیر نے ان کو الحافظ الکبیر المشہور کے لقب سے موسوم کیا ہے۔(شذرات الذہب ج۳ ص۳۰۴)

حفظ و ضبط کی طرح حدیث کی معرفت میں عدیم المثال تھے۔ اور علمائے فن نے تصریح کی ہے کہ امام بیہقی احادیث کے علل و اسقام کی تمیز میں غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ حدیث اور اس کے متعلقات پر ان کو اس درجہ عبور حاصل تھا کہ ارباب سیر نے ان کو شیخ السنتہ اور شیخ خراسان کا لقب دیا۔ (ایضاً ص۳۰۵)

امام بیہقی دوسرے علوم اسلامیہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ مگر حدیث میں ان کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ علامہ احمد بن خلکان (م۶۸۱ھ) لکھتے ہیں

غلب علیہ علم الحدیث و اشتہربہ(تاریخ ابن خلکان ج۱ ص۳۵)

"ان پر علم حدیث خاص طور پر غالب تھا اور اس میں ان کو نہایت شہرت حاصل ہوئی۔"

امام بیہقی کو فقہ اور اصول فقہ میں بھی عبور حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی کتابوں میں علم حدیث، فقہ دونوں کے مسائل و معلومات جمع کئے ہیں۔ (بستان المحدثین ص ۵۱)

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی کو عربیت اور شعر و سخن کا بہت عمدہ ذوق تھا۔ علامہ احمد بن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے اپنی تاریخ میں ان کے حالات میں ان کے بعض اشعار نقل کئے ہیں۔ جن کے مطالعہ سے ان کے حسن ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ بعض اشعار کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

۱۔ جس شخص کو خدا نے عزت دی وہ بزرگ ہے
اور جس نے خدا کے سوا کسی دوسرے سے عزت طلب کی وہ ذلیل ہے۔
۲۔ اگر میرا نفس اس وقت سے لے کر جب سے خدا نے اسے پیدا کیا
عمر بھر خدا کی عبادت کرتا رہے تو بھی یہ بہت کم ہے
۳۔ میں عمدہ طور سے اپنے حبیب کی مناجات پسند کرتا ہوں
لیکن گھنگار کی زبان گونگی ہے۔ (تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۳۵)

امام صاحب کو حدیث، فقہ، اصول فقہ اور دوسرے علوم میں امتیازی شہرت حاصل تھی۔ اور ان کی ایک خاص خصوصیت حقیقت پسندی اور انصاف پسندی بھی تھی اور مورخین نے ان کی حقیقت پسندی اور انصاف پسندی کا اعتراف کیا ہے۔ محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۰۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ

و تحقیقات در علوم بسیار دارد. ودر مباحثہ و مناظرہ علوم غایت انصاف مرعی میداشت۔ (اتحاف النبلاء ص ۱۹۰)

علوم میں بڑی تحقیق سے کام لیتے تھے اور مباحثہ و مناظرہ میں انصاف کو پوری طرح ملحوظ رکھتے تھے۔

امام صاحب کے گوناگوں کمالات نے ان کی ذات کو مسلمانوں کا امام و مقتدٰی بنا دیا تھا۔ اور اصحاب علم و فن کا مرجع بنا دیا تھا۔ ان کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب امام صاحب تحصیل علم کے بعد اپنے وطن بیہق واپس تشریف لے گئے تو نیشاپور کے اصحاب کمال اور ائمہ فن نے ان کو نیشاپور تشریف لانے کی فرمائش کی۔ تاکہ اس مرکزی مقام میں لوگوں کو استفادہ کی سہولت حاصل ہو۔ چنانچہ امام صاحب نیشاپور تشریف لے گئے۔ اور وہاں آپ نے مجلس درس قائم کی اور بے شمار اہل علم اور اصحاب فن نے آپ سے استفادہ کیا۔ اور آپ کے علمی تبحر، ذوق علم اور فضل و کمال کا اعتراف کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج۳ ص۳۲۹)

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی کے فضل و کمال، علمی تبحر اور جلالت قلب کا ارباب سیر اور ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے۔ حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"امام بیہقی مسلمانوں کے لئے ائمہ ہدیٰ اور علم و فضل کا پہاڑ تھے۔ (طبقات الشافیہ ج۳ ص۴)

علامہ احمد بن خلکان (م ۶۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ

"امام بیہقی اپنے زمانہ میں یکتا اور معاصرین میں بے مثال تھے۔ (تاریخ ابن خلکان ج۱ ص۳۵)

حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"محدثین کا اتفاق ہے کہ امام بیہقی حدیث میں اپنے استاد امام ابو عبداللہ سے فائق تھے۔ (تدریب الراوی ص ۳۱)

امام بیہقی شافعی المذہب تھے۔ ان کو اس مذہب سے غیر معمولی شغف تھا۔ شافعی مذہب کی نشر و اشاعت اور تہذیب و تنقیح میں امام بیہقی نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے اور شافعی مذہب کو ان کی ذات سے بہت فائدہ پہنچا۔ حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"کوئی شافعی المذہب ان کی تصنیفات سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ (طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۴)

علامہ احمد بن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"امام بیہقی کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے امام شافعی کے نصوص کو جمع کیا۔ اور ان کے بعد کسی اور امام کو اس سلسلہ میں مزاحمت نہیں کرنا پڑی۔ (تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۳۵)

امام بیہقی زہد و ورع میں بھی ممتاز تھے۔ اور تذکرہ نگاروں نے ان کو زاہد، قانت لکھا ہے۔ (شذرات الذہب ج ۳ ص ۳۰۵) عادات و خصائل میں نہایت پاکیزہ تھے۔ عزت و قناعت ان کی سیرت کا اہم جوہر تھی۔ حافظ ابن عساکر (م ۵۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"امام بیہقی علمائے سلف کی طرح معمولی اور تھوڑی چیز پر قانع اور زہد و ورع میں ممتاز تھے۔ وفات تک ان کا یہی حال تھا۔ (تبیین کذب المفتری ص ۲۶۷)

امام بیہقی نے ۷۳ سال کی عمر میں ۱۰ جمادی الاولی ۴۵۸ھ نیشاپور میں

انتقال کیا اور اپنے آبائی گاؤں بیہق میں سپرد خاک کئے گئے۔ (تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۷۳۵۔ تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۳، المنتظم ج ۸ ص ۲۸۲)

تصنیفات

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی مایہ ناز مصنف تھے۔ ان کے فضل وکمال کا ثبوت ان کی مایہ ناز تصنیفات ہیں۔ مورخین اور ائمہ فن نے لکھا ہے کہ امام بیہقی کا شمار ان علمائے اسلام میں ہوتا ہے جن کی تصنیفات سے مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچا۔ اور اس پر بھی ائمہ فن کا اتفاق ہے کہ امام بیہقی کی تمام تصانیف عمدہ، جامع، مفید، بے نظیر اور عدیم المثال ہیں۔ اور امام بیہقی کی تصانیف سے عالم اسلام کو جو فائدہ پہنچا اور بقائے دوام حاصل ہوا۔ اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ حافظ ابن صلاح (م ۶۴۳ھ) لکھتے ہیں کہ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی کا شمار ان ائمہ حدیث میں ہوتا ہے کہ جن کی تصنیفات بہت مفید اور عمدہ ہیں۔ (مقدمہ ابن صلاح ص ۱۱) حافظ ابو عبداللہ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں کہ

"امام بیہقی کی امانت، تدین، فضل، کمال اور ضبط و اتقان کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے ان کی کتابوں سے چہار جانب لوگوں کو نفع بخشا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۳۳۰)

حافظ ابو الفداء عماد الدین اسمعیل بن کثیر دمشقی (م ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ

"امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی کی کتابوں کو مختلف شہروں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی۔ وہ اپنے زمانہ کے لوگوں میں تصنیف و تالیف میں یکتا ہیں اور ان کی چھوٹی بڑی کتابیں بے نظیر اور مفید ہیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۱۴)

حافظ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں کہ

"امام بیہقی کی تمام تصانیف بیش قیمت ہیں ترتیب تالیف میں بہت عمدہ ہیں اور متقدمین کی کتابیں بھی اس درجہ کی نہیں ہیں۔ (طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۴)

ارباب سیر، ائمہ فن، اور محدثین کرام نے امام بیہقی کی ۳۶ کتابوں کے ناموں کا کھوج لگایا ہے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) کتاب البعث والنشور (ایک جلد)۔ (۲) بیان اخطاء من اخطاء علی الشافعی۔ (۳) ترغیب الصلوٰۃ۔ (۴) کتاب الترغیب والترھیب (ایک جلد)۔ (۵) جامع ابواب وجوہ قراۃ القرآن۔ (۶) کتاب الرؤیہ۔ (۷) کتاب فضائل الاوقات۔ (۸) فضائل الصحابہ۔ (۹) کتاب القدر۔ (۱۰) مناقب احمد۔ (۱۱) مناقب شافعی۔ (۱۲) کتاب المعارف۔ (۱۳) کتاب ینابیع الاصول۔ (۱۴) کتاب اثبات عذاب القبر۔ (۱۵) کتاب الاسرار۔ (۱۶) کتاب المعرفہ۔ (۱۷) کتاب الاداب۔ (۱۸) کتاب الدعوات الصغیر۔ (۱۹) کتاب الدعوات الکبیر (۲۰) کتاب الاربعین۔ (۲۱) کتاب احکام القرآن۔ (۲۲) کتاب الخلافیات۔ (۲۳) نصوص الشافعی۔ (۲۴) دلائل النبوۃ۔ (۲۵) کتاب ماورد فی حیات الانبیاء بعد وفاتہم۔ (۲۶) کتاب الزھد الکبیر۔ (۲۷) کتاب الزہد الصغیر۔ (۲۸) کتاب الاعتقاد۔ (۲۹) کتاب المبسوط۔ (۳۰) کتاب القراۃ خلف الامام۔ (۳۱) کتاب الاسماء والصفات۔ (۳۲) کتاب المدخل۔ (۳۳) شعب الایمان۔ (۳۴) کتاب معرفۃ السنن۔ (۳۵) سنن کبریٰ۔ (۳۶) سنن صغریٰ (جن ائمہ فن یا ارباب سیر نے ان کتابوں کا ذکر کیا ہے۔)

بعض مشہور تصانیف کا مختصر تعارف

کتاب الخلافیات

یہ دو جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کے بارے میں علامہ تقی الدین علی سبکی (م ۷۷۱ھ) لکھتے ہیں۔ کہ ایسی فاضلانہ کتاب وہی لکھ سکتا ہے۔ جو فقہ اور حدیث دونوں میں جامع اور نصوص کا ماہر ہو۔ (طبقات الشافعیہ ج ۳ ص ۴) حاجی خلیفہ مصطفی بن عبداللہ (م ۱۰۶۷ھ) لکھتے ہیں کہ اس کتاب میں ان مسائل کا تذکرہ ہے جو امام ابو حنیفہ (م ۱۵۰ھ) اور امام شافعی (م ۲۰۴ھ) کے درمیان مختلف فیہ ہیں۔ (کشف الظنون ج ۱ ص ۴۷۳)

نصوص الشافعی

اس کتاب میں امام شافعی کے نصوص جمع کئے گئے ہیں اور یہ کتاب دس جلدوں میں ہے۔ (تاریخ ابن خلکان ج ۱ ص ۴۹۵)

کتاب الاعتقاد

اس میں عقائد کے وہ اصول و فروع بیان کئے گئے ہیں جن کا جاننا ضروری ہے۔ اور ان پر اعتقاد رکھنا مکلف لوگوں کے لئے ضروری ہے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں کہ اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ کتاب بہت عمدہ ہے۔ (بستان المحدثین ص ۶۴)

کتاب المبسوط

یہ عظیم الشان کتاب ۲۰ جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کے بارے میں امام

بیہقی خود فرماتے ہیں کہ امام شافعی کے قدیم اقوال نقل کرنے اور ان کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد میں نے توفیق الٰہی سے ان کے دلائل تحریر کئے ہیں۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۳۷۳)

کتاب القراءۃ خلف الامام

اس کتاب میں امام بیہقی نے وہ تمام احادیث جمع کر دی ہیں۔ کہ بغیر سورۃ الفاتحہ کے نماز نہیں ہوتی۔ نماز خواہ منفرد پڑھی جائے یا جماعت سے۔ نماز سری ہو یا جھری۔ ہر حالت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

کتاب الاسماء والصفات

علامہ تقی الدین سبکی (م ۷۷۱ھ) نے اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے۔ (طبقات الشافعیہ ج ۲ ص ۴) اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات پر بحث کی گئی ہے۔

شعب الایمان

اس کا پورا نام الجامع المصنف فی شعب الایمان ہے۔ اس میں امام صاحب نے صحیحین کی مشہور حدیث "الایمان بضع وسبعون شعبۃ" کے مطابق ایمان کی ۷۰ شاخوں کی تفصیل بیان کی ہے۔ (کشف الظنون ج ۱ ص ۳۸۵)

کتاب المدخل

یہ دراصل سنن کبریٰ (السنن الکبیر) کا مقدمہ ہے۔ اس میں امام صاحب نے متعلقات حدیث پر بحث کی ہے۔ علامہ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) نے اس کی تلخیص کی تھی۔ (عجالہ نافعہ معہ فوائد جامعہ ص ۱۴۲، ۱۴۵)

کتاب معرفۃ السنن

یہ امام صاحب کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس کتاب میں امام صاحب نے حدیث و سنت کی اہمیت روایت اسناد اور اجماع، اجتہاد، قیاس، وغیرہ پر بحث کی ہے۔

کتاب السنن (سنن الکبیر)

یہ امام بیہقی کی مشہور کتاب ہے۔ اور اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ صحاح ستہ کے بعد حدیث کی جن کتابوں کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی۔ اس میں السنن الکبیر بھی شامل ہے۔ امام صاحب نے اس میں جو احادیث درج کی ہیں۔ ان کے ماخذ کی نشاندہی بھی کی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں حافظ ابن صلاح (م ۶۴۳ھ) کہتے ہیں۔

ماتمّ کتاب فی السنة اجمع للأدلتہ من کتاب السنن الکبریٰ بیہقی کانہ لم یترک فی سائر اقطار الارض حدیثا الاقد وضعہ فی کتابہ۔ (مقدمہ ابن صلاح ص۱۲)

باقی ص۲۶ پر